خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ کی دینی خدمات کا تاریخی و تحقیقی جائزہ

Historical and Research Review of the Religious Services of Khwaja Muhammad Akram Shah Jamali

Muhammad Sajid [1]

Dr. Muhammad Ayaz [2]

Abstract:

Khwaja Muhammad Akram Shah Jamali (RA), a distinguished Islamic scholar and Sufi leader, profoundly influenced the religious, spiritual and social fabric of the subcontinent. His extensive contributions to the propagation of Islamic teachings, spiritual enlightenment and societal reforms have left an enduring legacy. This article offers a comprehensive examination of his life, exploring his scholarly works, spiritual practice, and reformative endeavors. Through his writings and leadership, Khwaja Jamali addressed critical issues of his era, including sectarianism and social inequality, promoting unity and ethical values grounded in Islamic principles. By analyzing historical records, primary sources, and contemporary studies, this research highlights the enduring relevance of his teachings in modern contexts. It underscores the importance of preserving and understanding his legacy as a guide for addressing contemporary socio-religious challenges. The study aims to contribute to the scholarly discourse on Islamic history and spirituality, fostering greater appreciation for the transformative impact of luminaries like Khwaja Muhammad Akram Shah Jamali.

Keywords: *Khawaja Akram Jamali, Islamic Scholar, Dera Ghazi Khan, Religious Services, Islamic Education, Social Leadership, Islamic Literature*

تمہید:

تمام تعریف وتوصیف اللہ رب العزت کے لیے ہے جس نے قرآن مجید انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا۔اس میں قیامت تک پیش آنے والے تمام مسائل کے حل کے لئے اصول وضوابط موجود ہیں جن کو مشعل راہ بناتے ہوئے انسانوں کے باہمی مسائل اور اپنے خالق کے ساتھ تعلق کے تقاضوں سے عہدہ برآں ہونے کے لئے مفسرین، محدثین اور فقہاء کرام نے ہر زمانے میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ہر دور میں خدام قرآن،احادیث اور فقہ نے اپنے اپنے انداز میں خدمت قرآن، حدیث اور فقہ کا شرف حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ انسانوں کی رہنمائی کا سفر رواں دواں رکھا انہی خدام قرآن ، حدیث اور فقہ میں سے ایک نام استاذالمحدثین والمفسرین خواجہ فیض محمد شاہ جمالیؒ کے فرزند خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ کا ہے۔

---

[1]. M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan

[2]. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan

تعارف:

انسانی معاشرہ باہمی ربط پر قائم ہے۔ صدیوں کے تعامل پر نظر ڈالی جائے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ بعض انسانوں کی صلاحیت اور اہلیت انتہا درجہ کی ہوتی ہے۔ معاشرہ کی خوبصورتی انہیں لوگوں کی صلاحیتوں سے عبارت ہے۔ انسان جب بھی اپنی شخصیت کو سنوارنا چاہتا ہے تو ماضی و حال میں راہنمائی کے، معیار کو تلاش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض انسانوں میں راہنمائی کا ملکہ ودیعت کیا ہوتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے ہر دور کا انسان ایسے رہنماؤں کی تلاش میں رہا ہے تاکہ ان کی زندگی اور کارناموں سے اپنی زندگی کو روشن کر سکے۔ رہنمائی کے اس سلسلے میں ایک کڑی خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ کی ذات گرامی ہے۔ جو کہ 31 دسمبر 1939ء بمطابق 24 جمادی الآخر 1359ھ بروز سوموار بوقت صبح صادق استاذ المحدثین والمفسرین خواجہ فیض محمد شاہ جمالیؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت قصبہ شاہ جمال جو شہر جام پور کے قریب دریا سندھ کے کنارے واقع تھا میں ہوئی۔[3] آپ 2 اگست 2017ء رات 2 بجے دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف چلے گئے۔[4]

خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ چھ سال کی عمر میں شفقت پدری سے محروم ہو گئے۔ آپ کی تربیت آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمائی۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے ایسی تعلیم و تربیت کا اہتمام فرمایا کہ فطرتی خوبیاں بہت جلد نکھرتی نظر آئیں۔ وابستگان کی مایوسیاں امیدوں میں بدلنے لگیں۔

ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے عمِ مکرم حضور خواجہ گل محمد صاحبؒ سے حاصل کی۔ اس کے بعد مفتی عبدالکریم فیض ریاستی صاحبؒ امین آبادی (آپ کے والد صاحب کے مایہ ناز شاگرد خلیفہ مجاز) کے پاس تشریف لے گئے اس ادارے کا نام سراج العلوم خانپور، پنجاب تھا۔ علومِ دینیہ کے حصول کے لیے آپؒ علامہ مولانا سراج احمد فریدی کے پاس تشریف لے گئے۔ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آپؒ یہاں تدریسی فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ آپؒ دورہ حدیث شریف کی تکمیل کے لیے سید احمد سعید کاظمی (ملتان شریف) کے پاس حاضر ہوئے۔ 18 سال کی عمر میں علومِ دینیہ سے خوب سیراب ہو کر آستانہ عالیہ سندیلہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان تشریف لائے۔

خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ سلسلہ عالیہ، چشتیہ نظامیہ سے منسلک تھے۔ سلسلہِ طریقت حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ سے ملتا ہے۔ آپ نے اپنے والد گرامی سے منبع فیض بھی فرمایا۔ آپ بیعت حضرت خواجہ حاجی محمد غوث صاحب مہارویؒ سے تھے اور ان سے خلافت بھی ملی۔ تاہم خواجہ نظام الدین تونسوی نے بھی خلافت عطا فرمائی۔ آپ کا سلسلہ نسب سرزمینِ شاہ جمال کے معروف بزرگ حضرت خواجہ محمد شیخ نور الدینؒ سے ملتا ہے۔ دین سے آپؒ کی محبت اور خدمت مقصد حیات ہونے کی وجہ سے پانچوں بیٹوں اور تینوں بیٹیوں کو آپؒ نے دینی تعلیم اور خدمت دین کے لیے وقف کر دیا جو کہ دین متین کی اشاعت و ترویج میں سرگرم عمل ہیں۔

1۔ خواجہ محمد معین الدین شاہ جمالی، سوانح حیات حضور شاہ جمالی کریم (ڈیرہ غازی خان، الاکرم فاؤنڈیشن، 2017ء)، 1۔

Khawjah M. Mueen ud Din Shah Jamali, *Sawanih Hayat Huzoor Saha Jamali*, DG Khan: Al-Akram Foundation, 2017, p.1

2۔ ایضاً، 9۔

ibid, p.9

مسند تدریس:

آپ نے اپنے عظیم والد کے عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے 18 سال کی عمر میں علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد سب سے پہلے قصبہ مانہ احمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان میں ایک دارالعلوم کا آغاز 1961ء میں فرمایا۔ دولت، عزت اور شہرت سے بے نیاز ہو کر اس مرد خدا نے بوریا نشین ہو کر تقریباً 40 سال تک خود تدریس فرمائی اور جید علماء کرام و مفتیان عظام پیدا فرمائے۔ اس علاقے میں رہنے والے اور اس علاقہ میں دین کا کام کرنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ جنوبی پنجاب کے اس علاقہ میں دین کے کام کو چلانا کس قدر مشکل تھا اور ہے۔ ایک طرف غربت کی انتہاء دوسری طرف سرداروں وڈیروں کا تسلط، پھر مرکز میں بیٹھے لوگوں کی اس علاقہ میں عدم توجہی، ان تمام منفی اسباب کے باوجود آپ نے اس علاقہ کا انتخاب فرمایا اور سب سے بے نیاز ہو کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سہارے دین کی اشاعت اور ترویج کے کام کا آغاز فرمایا۔ آپ نے اپنے فیوض سے بیش بہا مسلمانوں کو منور کیا۔[5] آپ کے تلامذہ اور مریدین کی بہت لمبی فہرست ہے جس میں ہر ایک اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے جلیل القدر اساتذہ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہے:

اساتذہ کرام	تلامذہ عظام
حضرت خواجہ گل محمد شاہ جمالیؒ	شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدیؒ
حضرت علامہ مفتی عبدالکریم فیضیؒ	خواجہ پیر محمد اعظم شاہ جمالیؒ
حضرت علامہ سراج احمد فریدیؒ	مولانا حافظ عبدالصمد غوثوی
حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ	مفتی محمد قاسم فیضی

بے مثال خطیب:

آپ صرف ایک باکمال مدرس ہی نہیں بلکہ بے مثال خطیب بھی تھے۔ فصیح اللسان، قادر الکلام، مبلغ اور امام الکلام تھے۔ آپ جب بیان (خطاب) فرماتے تو آپ کی زبان سے نکلنے والے ارشادات میں کمال کی شیرینی کا یہ اثر ہوتا کہ، آپ کی گفتگو خوشبو بن کر سامعین پر ذوق کا عالم پیدا کر دیتی۔ محفل پر رقت طاری ہوتی۔ خطاب کے وقت آپ کی نظر کریم سب سامعین پر ہوتی جو دل کے سارے دوا کر دیتی۔ آپ کی محفل میں مختلف علاقوں سے لوگ شرکت کرتے تھے۔ عوام الناس کے علاوہ بڑے بڑے صاحب علم حاضر ہوتے۔ آپ زبان محبت کے گر سے بخوبی آگاہ تھے۔ آپ کی گفتگو میں عشقِ رسول ﷺ کا سماں ہوتا اور سوالات کا فراخ دلی سے جواب دیتے اور غصہ نہ فرماتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تقریر کی بہترین صلاحیت عطا فرمائی تھی۔ اپنی بات کو دلائل کے ساتھ دوسروں تک پہنچانا آپ ہی کا ملکہ ہے

---

[5] خواجہ محمد معین الدین شاہ جمالی، سوانح حیات حضور شاہ جمالی کریم، 6۔

Khawjah M. Mueen ud Din Shah Jamali, *Sawanih Hayat Huzoor Saha Jamali*, p.6

جب کوئی بات کہتے تو پورے وثوق کے ساتھ اور دلائل و براہین سے مزین کر کے کہتے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تقاریر عوام و خواص میں مقبول تھی۔ تبلیغ دین کے سلسلے میں آپ نے ڈیرہ غازی خان کے علاوہ ملک کے دوسرے شہروں میں تشریف لے گئے اور وہاں بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ آپ کے دوروں سے سلسلہ چشتیہ کو بڑا فروغ حاصل ہوا۔ آپ کے خطابات کو سن کر کثیر تعداد میں لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے۔ آپؒ کی گفتگو مدلل ہوتی اور ایسے علمی نکات بیان فرماتے جو کہ طلاب علم کے لیے مشعل راہ ہوتے۔[6]

خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ بطور سیاسی رہنما:

حضور شاہ جمالی کریمؒ کو جواد مطلق نے سیاست میں بھی بڑی فراست سے بہرہ ور فرمایا تھا، اگرچہ عملاً سیاست سے کنارہ کش رہے تاہم جب کبھی دین کی سربلندی کے لیے قربانیوں کا موقع آیا تو قوم نے آپ کو مجاہدین کی صف اول میں پایا، چنانچہ جب نظام مصطفیٰ ﷺ کی بات چلی تو آپ نے اس میدان میں یادگار قدم رکھا۔ 1970ء میں جب تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ چلی اور کئی سجادگان اپنی خانقاہوں سے نکل کر اس تحریک میں شامل ہوئے تو شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی کے حکم پر آپ نے ایم-پی-اے کی سیٹ پر فاروق خان لغاری کے چچا سردار محمود قادر خان لغاری تمندار کے مقابلے میں الیکشن میں حصہ لیا۔ اُس وقت کی سیاسی صورتِ حال کچھ اس طرح تھی کہ عام آدمی سیاست میں حصہ نہیں لے سکتا تھا اور نہ ہی ووٹر کی کوئی وقعت اور حیثیت تھی اس وقت صرف علاقے کے سردار اور قبیلوں کے وڈیرے ہی الیکشن میں حصہ لے سکتے تھے۔ عام آدمی کے الیکشن میں کھڑے ہونے کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ وڈیرے اپنے نمبردار اور نوکروں کے زریعہ سے پیغام بھیج دیتے تھے کہ ووٹ سردار صاحب کو یا پھر سردار صاحب کے حمایتی کو ڈالنا ہے۔ عوام کے پاس سردار اور سردار کے حمایتی کو ووٹ ڈالنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نہ ہوتا تھا۔ ہر قوم اور قبیلہ اپنے سردار اور وڈیرے کو ووٹ ڈالتا تھا اور سردار کو ووٹ دینے میں لوگ فخر محسوس کرتے تھے۔ اگرچہ سردار کے نزدیک لوگوں کے حقوق کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ سردار عوام سے ووٹ حاصل کرنا اپنا حق سمجھتے تھے اور عام کو محکوم تصور کرتے تھے۔ باوجود اس کے عوام میں بھی نہ تو سیاسی بصیرت تھی اور نہ ہی تعلیمی شعور رکھتے تھے۔ عوام کی تعلیمی پسماندگی ہی بنیادی وجہ تھی ان کے حقوق اور تشخص کے استحصال کی۔ ہر ایک سردار نے اپنی قوم اور قبیلے کے لوگوں کے مسائل اور حقوق پر اجارہ داری قائم کر رکھی تھی۔ عوام سردار کو ووٹ بھی دیتے تھے اور اطاعت و فرمانبرداری بھی کرتے تھے۔ سرداروں کا عوام تک ان کے حقوق نہ پہنچانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اگر عوام کو حقوق میسر آجائیں اور وہ باشعور ہو جائیں تو اس سے سرداروں کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی جبکہ ڈیرہ غازی خان کے سردار مغل دور سے لے کر خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ کے دور تک ہر قائم ہونے والی حکومت کا حصہ رہے تھے۔ مختصر یہ کہ خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ نے ایسے نامساعد حالات میں سیاست میں حصہ لیا جب

[6] صاحبزادہ حافظ فیض محمد شاہ جمالی، از محمد ساجد، مرشد آباد عالی والا، 20 دسمبر 2023ء وقت شام 3 بجے۔
Interview Sahibzada H. Faiz Muhammad Shah Jamali, Murshadabad Aali wala, December 20, 2023, at 3pm

سرداروں کے نزدیک عوام کے حقوق اور مسائل کی کوئی حیثیت نہ تھی وہ صرف اپنے ذاتی مفادات کے لئے کوشش کرتے تھے۔ایسے حالات میں خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ نے لوگوں میں سیاسی شعور بیدار کرنے کے لئے کوشش کی اور عوام کی ساتھ، ساتھ علماء کرام کو بھی سیاست میں شرکت کی ترغیب دی۔ جس کے نتیجہ میں سرداروں کی اجارہ داری ختم ہوئی اور لوگوں میں سیاسی شعور پیدا ہوا۔اور اپنے حقوق اور مسائل کے حل کے لئے آواز اٹھانااور روٹ دینے کے بعد اپنے حقوق و مفادات کا مطالبہ کرناڈیرہ غازی خان کی عوام کے لئے کوئی مسئلہ نہیں رہا تھا۔

خواجہ محمد اکرم شاہ جمالی بطور سماجی رہنما:

موسمی اور جغرافیائی حالات بھی انسانی زندگی پر بڑی حد تک اثر انداز ہوتے ہیں۔اور مختلف علاقوں کی رہائش انسانوں پر مختلف اثرات پیدا کرتی ہے۔ میدانی علاقہ کے رہنے والے لوگ آرام وراحت کے عادی ہوتے ہیں۔ جبکہ پہاڑی علاقہ کے باشندے جفاکش اور محنتی ہوتے ہیں ڈیرہ غازی خان قدیم کے دریا بُرد ہونے کی وجہ سے نیا شہر آباد کیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود ڈیرہ غازی خان کے سماجی وسیاسی حالات پہلے کی طرح رہے اوران میں زیادہ تبدیلی نہیں آئی۔خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ نے ایسے نامساعد حالات میں سیاست میں حصہ لیاجب سرداروں کاایک مخصوص طبقہ ڈیرہ غازی خان پر سماجی وسیاسی اعتبار سے قابض ہونے کی وجہ سے سیاہ وسفید کا مالک تھا۔عوام ان کے سماجی وسیاسی استیلاء کواحسان کی نظر سے دیکھتے تھے۔اور وہ سیاسی اثرورسوخ کی وجہ سے ڈیرہ غازی خان کی عوام کی کمزوری سے فائدہ اُٹھاتے تھے۔ کیوں کہ ڈیرہ غازی خان کے عوام غریب اور انتہائی سادہ مزاج اور مسلسل حقوق کی استحصالی اور تعلیمی فقدان کی وجہ سے کمزور تھے۔اُن کے پہلو بہ پہلو علماء کاایک طبقہ تھاجو کہ سرداروں کے انعامات اور اعزاز واکرام پر بسر اوقات کرتا تھا۔بلاشبہ علماء فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتے تھے۔اوران کی اکثریت قبائلی سرداروں کے آگے جھکنے اور سوال کرنے سے پرہیز کرتی تھی اور علماء کی اکثریت سرداروں کی پرواہ نہیں کر تی تھی بلکہ قبائلی سردار اُن علماء سے مرعوب رہتے تھے۔انہیں حالات میں اللہ تعالی نے اپنے بندے خواجہ محمد اکرم شاہ جمالی کو سماج کی اصلاح کی طرف متوجہ کیا جنھوں نے ڈیرہ غازی خان کے معاشرے کی تہذیب واصلاح کا بیڑہ اُٹھایااوراپنی صلاحیتیں اُس کے لئے وقف کر دیں۔انہوں نے قبائلی سرداروں کو مجبور کیاکہ عوام کی مصلحتوں اور مسائل کو نظرانداز نہ کریں۔دوسری جانب علماء کواُبھاراکہ وہ اپنے اندر احساسِ عزت وناموس پیدا کریں اور ڈیرہ غازی خان کے سماجی حالات درست کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ [7]

خواجہ محمد اکرم شاہ جمالی بطور تعلیمی و مذہبی رہنما

مسجدوں اور خانقاہوں کو طویل عرصہ سے ڈیرہ غازی خان میں مکتب کی حیثیت سے استعمال کیا جاتا ہے۔اور بڑے، بڑے فضلاء روزگار یہاں سے فارغ ہو کر نکلے ڈیرہ غازی خان کی بعض مساجد، مدارس میں ابھی تک درس وتدریس جاری ہے۔اور حلقہ ہائے دروس کی رونقیں ہیں۔قریبی اور دور کے علاقوں کے طالب علم حصول علم کے لئے ڈیرہ غازی خان کارخ کرتے تھے علاوہ ازیں عظیم اور قدیم درسگاہیں ہونے کی وجہ دیگر علاقوں کے لوگ خصوصاً بلوچستان جو کہ جغرافیائی اعتبار سے ڈیرہ غازی خان سے ملحق ہے کافی تعداد میں

---

[7] صاحبزادہ ڈاکٹر محمد معین الدین شاہ جمالی، از محمد ساجد، مرشد آباد عالی والا، 12دسمبر 2024ء وقت شام 3بجے۔
Interview Sahibzada Dr. Muhammad Mueen ud Din Shah Jamali, Murshadabad Aali wala, December 12, 2023, at 3pm

طالبانِ علم اپنی تشنگی دور کرنے کے لئے آتے ہیں۔خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ کے قائم کردہ مدارس جن کی طرف لوگوں کا زیادہ رجحان تھا آپؒ کے عہد سے دور حاضر تک وہ درج ذیل ہیں۔

ا۔دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ، فیض آباد، مانہ احمدانی، کوٹ چھٹہ

یہ مدرسہ سب سے قدیم مدرسہ ہے۔یہ علمی اور روحانی فیضان کا مرکز ہے۔ یہ دارالعلوم، مانہ احمدانی تحصیل کوٹ چھٹہ، جامپور روڈ پر برلب روڈ قائم ہے۔ حضور شاہ جمالی کریمؒ نے دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ کا سنگِ بنیاد 1961ء میں رکھا۔آج بھی دارالعلوم لائق تحسین خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

۲۔دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ فیض الاسلام، جام پور روڈ، ڈیرہ غازی خان

یہ دارالعلوم تحصیل ڈیرہ غازی خان میں ہے۔شہر ڈیرہ غازی خان سے چار کلو میٹر جنوب کی طرف المدینہ بائی پاس چوک پر برلب روڈ قائم ہے۔اس جگہ کا مشہور نام پل شوریہ ہے۔اس جامعہ میں حفظ و ناظرہ اور درس نظامی مع علومِ عصریہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔دارالعلوم کا سنگِ بنیاد 1982ء میں رکھا گیا۔خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ نے دارالعلوم کا سنگِ بنیاد رکھا اور دعا فرمائی۔

۳۔دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ للبنات، فیض آباد، مانہ احمدانی، کوٹ چھٹہ

یہ دارالعلوم، مانہ احمدانی تحصیل کوٹ چھٹہ، جامپور روڈ پر برلب روڈ قائم تھا۔حضور شاہ جمالی کریمؒ نے دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ للبنات کی بنیاد 2000ء میں رکھی اور دعا فرمائی۔

۴۔دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ نورالاسلام، سلطان کالونی، مظفر گڑھ

اس مدرسہ میں حفظ و ناظرہ مع تجوید کی تعلیم دی جاتی ہے۔علومِ دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم عصریہ کی تعلیم حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔اس مدرسہ میں سینکڑوں طلباء زیرِ تعلیم ہیں اور سینکڑوں حفاظ سندِ فراغت حاصل کر چکے ہیں۔بہترین مدرس لگن اور محنت سے مصروفِ عمل ہیں۔یہ مدرسہ فیض آباد میانوالی روڈ نزد سلطان کالونی، کوٹھی سنانواں، ضلع مظفر گڑھ میں واقع ہے۔

۵۔دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ، فاضل پور، ضلع راجن پور

یہ مدرسہ فاضل پور شہر، ضلع راجن پور میں واقع ہے۔اس مدرسہ میں حفظ و ناظرہ مع تجوید کی تعلیم دی جاتی ہے۔علومِ دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم عصریہ کی تعلیم حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔اس مدرسہ میں سینکڑوں طلباء زیرِ تعلیم ہیں اور سینکڑوں حفاظ سندِ فراغت حاصل کر چکے ہیں اور دین اسلام کا کام کر رہے ہیں۔بہترین مدرس لگن اور محنت سے مصروفِ عمل ہیں۔حضور شاہ جمالی کریمؒ نے ستائیس ماہ تک مسلسل اس مدرسہ میں درسِ قرآن و حدیث دیتے رہے۔

۶۔دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ فخر الاسلام، نزد ٹریکٹر فیکٹری، ڈیرہ غازی خان

یہ مدرسہ سخی سرور روڈ نزد ٹریکٹر فیکٹری، چشت نگر، ضلع ڈیرہ غازی خان میں واقع ہے۔اس مدرسہ میں حفظ وناظرہ مع تجوید کی تعلیم دی جاتی ہے۔علومِ دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم عصریہ کی تعلیم حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔اس مدرسہ میں سینکڑوں طلباء زیرِ تعلیم ہیں اور سینکڑوں حفاظ سندِ فراغت حاصل کر چکے ہیں۔ بہترین مدرس لگن اور محنت سے مصروفِ عمل ہیں۔

۷۔دارالعلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ اکرم المدارس مرشد آباد، چوک عالی والا کوٹ چھٹہ

یہ دارالعلوم جام پور روڈ پر واقع ہے۔ جس میں حفظ و تجوید مع علوم عصریہ، درسِ نظامی مع علوم عصریہ شعبہ جات قائم ہیں۔علومِ دینیہ کے ساتھ ساتھ یہاں علوم عصریہ کی تعلیم حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔ پہلے یہ دارالعلوم مانہ احمدانی فیض آباد میں قائم تھا۔ جہاں سے سینکڑوں علماء وفضلاء سند فراغت پا چکے ہیں جگہ کی کمی کے باعث اب یہ دارالعلوم مرشد آباد میں 2017ء سے باقاعدہ تدریسی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ چوک عالی والا نزد غوثیہ گھی ملز برلب جام پور روڈ مرشد آباد، تحصیل کوٹ چھٹہ میں یہ مرکزی دارالعلوم واقع ہے ۔دارالعلوم کا سنگِ بنیاد بانی دارالعلوم خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ تعمیراتی کام کا آغاز تو بہت پہلے ہو چکا تھا لیکن باقاعدہ تعلیم وتدریس کا آغاز 2017ء میں ہوا ہے۔

۸۔الکلیۃ الغوثیہ الشاہ جمالیہ للبنات، مرشد آباد، چوک عالی والا کوٹ چھٹہ

یہ مدرسہ دارالعلوم صدیقیہ شاجمالیہ ،اکرم المدارس میں متصل ہی قائم ہے۔ جو کہ طالبات کے لیے قائم ہوا۔ طالبات کی بڑی تعداد یہاں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔چوک عالی والا نزد غوثیہ گھی ملز برلب جام پور روڈ مرشد آباد، تحصیل کوٹ چھٹہ میں یہ مرکزی دارالعلوم واقع ہے۔ دارالعلوم کا سنگِ بنیاد بانی دارالعلوم خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھا۔ تعمیراتی کام کا آغاز تو بہت پہلے ہو چکا تھا لیکن باقاعدہ تعلیم وتدریس کا آغاز 2017ء میں ہوا ہے۔

۹۔شاہ جمالی ٹرسٹ تعلیم الاسلام کا قیام

مدارسِ اہلسنت کے نظم ونسق، تعلیمی معیار کو بلند کرنے اور مزید مدارس اہلسنت کے قیام کی غرض سے حضور شاہ جمالی کریمؒ نے شاہ جمالی ٹرست تعلیم الاسلام 1998ء میں قائم فرمایا۔ اسی ٹرسٹ کے تحت آٹھ مدارس چل رہے ہیں۔ جن کے تمام معاملات ٹرسٹ کی ذمہ داری ہے۔ بہت سے ایسے مدارس جو ٹرسٹ کی زیرِ نگرانی اپنی منازل کی طرف رواں دواں ہیں۔ان مدارس میں باقاعدہ ایک سال میں تین امتحانات سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ ٹرسٹ کی طرف سے لیے جاتے ہیں۔

اغراض ومقاصد شاہ جمالی ٹرسٹ تعلیم الاسلام: شاہ جمالی ٹرسٹ کے بے شمار اغراض ومقاصد ہیں ان میں سے چند یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تعلیم کو عام کرنا۔ خدمتِ خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر جہالت اور ذلالت کے خلاف جہاد کرنا۔ دکھی انسانیت کی خدمت

کرنا۔افرادِ ملت کی دینی و روحانی تربیت کا اہتمام کرنا۔ طلباء و طالبات اور عوام الناس کے دلوں میں عشق مصطفی ﷺ کی شمع روشن کرنا۔ سالانہ دینی تقریبات کا انعقاد کرنا۔ ملتِ اسلامیہ کی زبوں حالی کو دور کرنے کے لیے عمدہ مدارس کا قیام کرنا جن میں دینی و عصری دونوں علوم کا انتظام ہو۔ غریب، نادار اور آفت زدہ لوگوں کے دادرسی کرنا۔ علوم دینیہ کے فروغ کے لیے مدارس کا قائم کرنا۔

خواجہ محمد اکرم شاہ جمالی بحیثیت مصنف

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن خصوصیات سے نوازا تھا اس اعتبار سے آپ بے مثال نظر آتے تھے۔ آپ دارِ فانی سے دارِ بقاء کی طرف تو چلے گئے لیکن آپ نے کتابوں کی صورت میں امت مسلمہ کے لیے ایسا خزانہ چھوڑ کر گئے ہیں۔ جس سے تشنگانِ علم ہمیشہ کے لیے سیراب ہوتے رہیں گے۔ آپ نے صرف نحو، فقہ، عقائد اور اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر تصانیف لکھیں جو علماء، اساتذہ، فضلاء اور طلباء کے لیے ایک روشن چراغ کی مثل ہیں۔ بہت سے اہل علم نے آپ کی بہت سی تصانیف کو اپنے لیے غنیمت سمجھ کر فائدہ حاصل کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ حضور شاہ جمالی کریمؒ کا طرز نگارش نہایت سادہ اور سلیس تھا جس میں کسی جگہ بھی عبارت کا تکلف نظر نہیں آتا، اردو رسائل میں مشکل سے مشکل مضمون کو بھی بڑے صاف اور بے تکلف انداز میں بیان فرمایا جس کو ایک متوسط درجے کا پڑھا لکھا بھی بلا تکلف سمجھ سکتا ہے۔

اور بات کو آسانی سے سمجھانے کے لئے مثالوں سے کام لیا ہے۔ اور ان مثالوں سے مقصد تفنن نہیں ہے بلکہ مثالوں سے علمی نکات واضح کرتے ہیں جو کہ انتہائی دلچسپ ہیں۔ اسی طرح عربی و فارسی کتابوں میں بھی آپ کا اندازِ بیان ہر قسم کی بناوٹ سے پاک ہے جس سے متوسط استعداد کے طالب علم کو بھی مضامین کے سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ آپ کی چند مطبوعہ تصانیف درج ذیل ہیں: ان مطبوعہ کتب کے علاوہ "القول السدید فی بیان شرک و توحید" ایک شاہکار کتاب ہے جو ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔ ذیل میں کتب کا مختصر تعارف درج ہے۔

ا۔اکرم القواعد: حضور شاہ جمالی کریمؒ نے اٹھارہ سال کی عمر میں بستر علالت پر فارسی زبان کے قواعد پر پہلی کتاب "اکرم القواعد" تصنیف فرمائی۔ اس میں آپ نے فارسی کے قوانین، قواعد اصول و ضوابط اور گرائمر کو بہت ہی خوبصورت، جامع اور آسان انداز میں بیان فرمادیا ہے۔ جب یہ کتاب شائع ہو کر منظر عام پر آئی تو اتنی مقبول ہوئی کہ بہت سے اہل علم نے اس کار خیر پر آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور بہترین موقع سمجھتے ہوئے اس کتاب کو اپنے مدارس کے نصاب میں شامل کر لیا اور اب مختلف مدارس کے نصاب میں پڑھائی جاتی ہے۔ یہ کتاب 1962ء بمطابق 1381ھ میں مرتب ہو کر منظر عام پر آئی۔ کتاب کی اہمیت اور پسندیدگی کی باعث اس کتاب کی اشاعت بہت مرتبہ ہوئی۔ احباب، اساتذہ اور طلباء کے پرزور مطالبے پر حضور شاہ جمالی کریمؒ نے حیات مبارکہ کے آخری ایام میں اس پر

اردو حاشیہ بتاریخ 26نومبر 2015ء بروز جمعرات بوقت دوپہر مکمل کر کے اسے مزید سہل اور کارآمد بنادیا۔ 2023ء میں اس کتاب کی جدید اشاعت کا اہتمام آپ کے صاحبزادہ خواجہ محمد معین الدین شاہ جمالی مد ظلہ العالی نے کیا۔

جدید اشاعت آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد معین الدین نے عارف نوشاہی ادارہ معارف نوشاہیہ اور پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہر سابق وائس چانسلر، پنجاب یونیورسٹی لاہور و سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا کی تقاریظ بھی شامل کیں اور اس کے بعد مختصر تعارفِ مصنف بھی پیش کیا۔

۲۔اکرم المسائل: حضور شاہ جمالی کریمؒ نے علم فقہ پر ایک جامع کتاب "اکرم المسائل" تصنیف فرمائی۔ جس کی کمپوزنگ علامہ مولانا محمد عارف محمود فیضی نے کی اور ایم جے ایم آرٹ پریس، لاہور سے پبلش ہوئی۔اس کتاب کا انتساب حضور شاہ جمالی کریمؒ نے اپنے والد گرامی حضور خواجہ فیض محمد شاہ جمالیؒ کے نام کیا۔ یہ کتاب 342 صفحات پر مشتمل ہے اور اس کتاب کی تکمیل 27 مئی 2013ء میں ہوئی۔

یہ کتاب اپنی نوعیت کے اعتبار سے بے مثال ہے۔یہ کتاب محض ایک تصنیف ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ کے ہر فرد کے لیے زادِ سفر ہے۔اس کتاب میں احناف کے فقہی مسائل کو احادیث اور دیگر مستند دلائل سے ثابت کیا گیا ہے یہ کتاب نہایت ہی عمدہ، تحریر انتہائی شستہ اور عام فہم ہے۔اس کے علاوہ عربی عبارات پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے، جس کی بناء پر خواص کے علاوہ عوام کے لیے بھی اس سے استفادہ کرنا سہل اور آسان ہو گیا ہے۔آپ نے بہت سے مسائل شریعہ کو یکجا کر کے دریا کو کوزے میں بند کرنے کی کامیاب کوشش فرمائی ہے۔

۳۔اکرم العوامل: قرآن وحدیث وسنت کی تعلیمات کو جاننے اور سمجھنے کے لیے عربی گرائمر کا جاننا نہایت ضروری ہے،اسے درسیات کی اصطلاح میں صرف ونحو کے علوم کہا جاتا ہے۔یہ کتاب مآتہ عامل کی شرح ہے جو نحو کی مستند اور جامع کتاب ہے۔جو تشنگان علم کے لیے انتہائی مفید ہے۔اہم معلومات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔النحو فی الکلام کالنجو مفی السماء کی مصداق یہ کتاب صاحب علم کے لیے بے بہا خزانہ ہے۔اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ علم نحو کے قوانین وضوابط کے علاوہ اس کی وجوہات سوال وجواب کی صورت میں مثالیں دے کر سمجھایا گیا ہے۔ قارئین کے دل میں علم اترتا چلا جاتا ہے اور علم کو سمجھنے کا جذبہ وشوق پیدا ہو جاتا ہے۔یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ اس پر مختلف تقریضات لکھ کر خراج تحسین پیش کی گئیں اور اب یہ کتاب مختلف مدارس میں بطور نصاب پڑھائی جاتی ہے۔

خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ نے اپنی تصنیف "اکرم العوامل عامل شاہ جمالی" جس کا اہتمام صاحبزادہ خواجہ محمد قمرالدین شاہ جمالی، کمپیوٹر کتابت ایم جمال اطہر نے کی اور یہ کتاب 144 صفحات پر مشتمل ہے۔اس کتاب کے متعلق تقاریظ مولانا عبدالستار سعیدی، حضرت مولانا ارشد سعید کاظمی، حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری اور علامہ خادم حسین رضوی نے تحریر فرمائی۔

۴۔ فیض شاہ جمالی: فیض شاہ جمالی، استاذ المحدثین والمفسرین حضور خواجہ فیض محمد شاہ جمالیؒ کی سوانح حیات ہے جس میں آپ نے مستند واقعات کو سند کے ساتھ اور گواہوں کی موجودگی میں تحریر فرمایا۔ حضور شاہ جمالی کریمؒ نے اپنے والد گرامی استاد المحدثین کے متعلق مختصر سی کتاب جو کہ 77 صفحات پر مشتمل ہے، جو کہ مارک 2003ء میں ایم احسان الحق صدیقی کے زیرِ اہتمام اور مکتبہ جمال کرم لاہور سے اشاعت ہوئی اور پہلی اشاعت کی تعداد 1100 تھی۔ حضور شاہ جمالی کریمؒ نے اس کتاب میں خواجہ فیض محمد شاہ جمالیؒ ایک تصویر بھی لگائی ہے اور اس کے بعد پیش لفظ تحریر فرمایا۔ حضور شاہ جمال کریمؒ نے ایک مختصر سا تعارف اپنے دادا حضرت مولانا نور الدین صاحبؒ تحریر فرمایا اور ان کے آبائی وطن کا محل وقوع کو بھی واضح فرمایا۔ اپنے والد گرامی حضور خواجہ فیض محمد شاہ جمالیؒ کی ولادت (1290ھ) کے ساتھ ان کا حلیہ بھی تحریر فرمایا۔ بچپن، تعلیم وتدریس اور والد گرامی کی محبت و شفقت تحریر فرمائی۔

۵۔ داستانِ تسلیم ورضا: حضور شاہ جمالی کریمؒ نے 23 اکتوبر 2012ء میں یہ کتاب مضامین کی صورت میں ان شہداء کے غم و اندوہ میں لکھی جو تین ہستیاں اچانک سے جدا ہوگئے۔ یہ شہدا 29 مارچ 2011ء کو ایک کار حادثہ میں شہید ہوگئے تھے۔ ان شہداء میں: ڈاکٹر شمس الحسن قریشیؒ، داماد حضور شاہ جمالی کریمؒ، نور چشم فقیر شاہ جمالی، فرخندہ جبینؒ زوجہ ڈاکٹر شمس الحسن قریشی اور جگر گوشی حضور شاہ جمالیؒ کریم عائشہ صدیقہؒ۔ کتب تحریر کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے موقع کی مناسبت سے چند رسائل تحریر کیے جن کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

۶۔ ضمیمۃ الکتاب فی اثباط الکرامات: اس رسالہ میں حضور شاہ جمالی کریمؒ نے عالمانہ تحقیق سے مقام ولایت، امامت اولیاء، کرامات اولیاء کرام کو قرآن وحدیث، روایاتِ معتبرہ اور اجماعِ امت کی روشنی میں اچھوتے اور دلنشین انداز میں تفویض قلم فرمایا ہے۔ کرامات اولیاء کا انکار کیا جاتا ہے تو حضرت والا نے اس کے رد میں یہ کتاب تحریر فرمائی۔ آپ نے اثبات کرامات اولیاء کے عنوان پر اہلسنت کے مذہب کی تائید میں نہایت اختصار اور جامعیت کے ساتھ بہت ہی مفید معلومات جمع فرمائیں، جو قارئین کے لیے علمی اضافہ کا مؤجب ہے۔

۷۔ تتمۃ الکلام فی طلب الشیخ والامام: اس رسالہ میں حضور شاہ جمالی کریمؒ نے دنیا میں ضرورتِ شیخِ طریقت اور امام سلوک کی طلب کتنی ضروری ہے اس کے اثبات میں عالمانہ تحقیق سے قرآن وحدیث، روایاتِ معتبرہ اور اجماعِ امت کی روشنی میں اچھوتے اور دلنشین انداز میں تفویض قلم فرمایا ہے۔

۸۔ العتابہ لمنکر الدعاء بعد صلوٰۃ الجنازہ: بعض لوگ نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے سختی سے منع کرتے ہیں جبکہ قرآن مجید اور حدیث رسول ﷺ کے حوالہ سے منع کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ حضور شاہ جمالی نے مناسب سمجھا کہ دعا چونکہ ایک امر خیر بلکہ عبادت ہے۔ اس کے ثبوت پر چند حوالہ جات اور دلائل لکھ کر قارئین کی خدمت میں پیش فرمائے تاکہ خدا عزوجل اور

رسول اللہ ﷺ کے لیے رضا و خوشنودی کا سبب بنیں۔قرآن و حدیث اور آثار صحابہ کی روشنی میں مستند سوالات و اعتراضات کے جوابات بیان فرمائے۔

۹۔میقات الصلوٰۃ والصیام: یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جس میں حضور شاہ جمالی کریمؒ نے پورے سال کا کلینڈر اور ٹائم ٹیبل جس میں تاریخ، صبح صادق کا وقت، طلوع آفتاب، نصف النہار، عصر حنفی، غروب آفتاب، عشاء حنفی اور مقدار یوم کو پورے سال میں ترتیب سے پیش فرمایا ہے اور یہ بھی وضاحت فرمائی کہ یہ ٹائم ٹیبل ڈیرہ غازی خان شہر اور مضافات کے لیے ہے۔ڈیرہ غازی خان کے علاوہ چند شہروں کے لیے کمی بیشی کا نقشہ بھی اس میں پیش فرمایا۔آخر میں وضو، وضو توڑنے والی چیزیں، وضو کے فرائض، غسل کے فرائض اور سنن، غسل کے موجبات، نماز کے واجبات اور نماز کے فرائض و شرائط بھی مختصر بیان فرمائے۔

۱۰۔ارشاد العالمین فی بدعات الصالحین: آپ نے بدعت کے موضوع پر جامع اور مانع بے مثال رسالہ لکھا، جس میں بدعت کی تعریف، اقسام کو مثالوں سے بیان فرمایا اور کتاب اللہ کی روشنی میں بدعت کے متعلق پانچ مطالب، بدعت کے بارے مفسرین کے نتیجہ خیز تحقیق، قرآن شریف، احادیث رسول ﷺ، آثارِ صحابہ و اقوال فقہا سے بدعت حسنہ کا ثبوت، تعریف بدعت میں ایک عظیم مغالطہ اور حدیثِ بدعت میں متعدد روایات کی مدلل اور مفصل انداز میں وضاحت فرمائی۔منطقی گفتگو سے عمدہ تحریر فرمایا اور اعتراضات کے جوابات اچھی طرح درج فرمائے۔اور علمی نکات سے اہل علم کے ذوق کو دوبالا فرمایا۔

۱۱۔مخزن الآلی در تذکرہ خانوادہ شاہ جمالی: یہ ایک مختصر 32 صفحات پر مشتمل ایک مختصر رسالہ جس میں حضور شاہ جمالی کریمؒ نے خاندان شاہ جمالی کا مختصر تعارف پیش کیا جس میں علماء، فضلاء اور عابد پائے جاتے ہیں جن کا شمار کامل ترین شخصیات میں ہوتا ہے۔ان حضرات کا اجمالی تعارف بے حد ضروری تھا۔تاکہ آج بھی اس خاندان سے عقیدت اور وابستگی رکھنے والے حضرات بآسانی رہبری حاصل کر سکیں اور پیش آئندہ عوام بھی ان حضرات کے عقیدت اور نسبت کے بارے صحیح روشنی حاصل کر سکیں۔پھر مغالطہ دینے والے بعض مفاد پرست لوگوں کی تزویر اور فریب دہی سے بھی محفوظ رہ سکیں۔

۱۲۔بدیع الاجمال: اس رسالہ میں آپ نے فارسی زبان کے قواعد اور اصول و ضوابط تحریر فرمائے جو اہل علم کے لیے گراں قدر مفید ہیں اور جسسے صاحب علم بہت سی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۳۔فیوضات شاہ جمالی: اس رسالہ میں آپ نے نماز، روزہ اور زکوۃ کے مسائل مدلل انداز میں ذکر فرمائے جو قارئین کے لیے بہت مفید ہیں۔

۱۵۔معمولات شاہ جمالی: اس رسالہ میں آپ نے نماز ادعیہ ماثورہ اور مختلف وظائف کا ذکر فرمایا جو روحانی اعتبار سے بہت ہی مفید ہیں۔

۱۶۔ سلسلہ چشت اہل بہشت: اس رسالہ میں آپ نے ضرورت شیخ، آداب شیخ اور تواریخ اعراس بزرگان سلسلہ چشتیہ کے بارے میں خوبصورت انداز میں بیان فرمایا۔

خلاصہ بحث:

قرآن مجید انسانیت کی رہنمائی کے لئے حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ اس میں قیامت تک پیش آنے والے تمام مسائل کے حل کے لئے قواعد موجود ہیں جن کو مشعل راہ بناتے ہوئے انسانوں کے باہمی اور اپنے خالق کے ساتھ تعلق کے تقاضوں سے عہدہ برآں ہونے کے لئے علماء امت نے ہر زمانے میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہیں خدام دین میں سے ایک نام خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ کا ہے۔ جن کی پیدائش ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء بمطابق ۲۴ جمادی الآخر ۱۳۵۹ھ بروز سوموار ہوئی آپؒ نے مختلف علوم وفنون میں اپنے وقت کے مایہ ناز اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ اور خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ سلسلہ عالیہ، چشتیہ نظامیہ سے منسلک تھے۔ اِس سلسلہ کے لیے آپؒ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہترین اخلاقی خصائص اور اعلیٰ محاسن سے نوازنے کے ساتھ ساتھ تصانیف وتالیف کا ذوق بھی عطا فرمایا مختلف اہم موضوعات پر آپ کی عام فہم اور مفید کتب اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ کی تصانیف پانچ کے قریب ہیں جن میں اکرم القواعد، اکرم المسائل، اکرم العوامل، فیض شاہ جمالی، داستانِ تسلیم ورضا، علاوہ ازیں آپؒ نے جو رسائل لکھے اُن کی تعداد دس ہے جن میں ضمیمۃ الکتاب فی اثباط الکرامات، تتمہ الکلام فی طلب الشیخ والامام، العتابہ لمنکر الدعاء بعد صلوۃ الجنازہ، میقات الصلوۃ والصیام، ارشاد العالمین فی بدعات الصالحین، مخزن الآلی درتذکرہ خانوادہ شاہ جمالی، بدیع الاجمال، فیوضات شاہ جمالی، معمولات شاہ جمالی، سلسلہ چشت اہل بہشت وغیرہ شامل ہیں۔ بالآخر یہ عظیم داعی اور مبلغ ۲ اگست ۲۰۱۷ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

نتائج

1. خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ عصر حاضر کے ان نابغہ ءروزگار شخصیات میں سے ہیں۔ جن کا علم و تحقیق انہیں صدیوں زندہ رکھے گا اور متلاشیان علم وحکمت آنے والے برسوں میں انہیں ان کی تحقیقات سے پہچانیں گے۔ ان کی کاوشوں سے استفادہ کرتے ہوئے انہیں۔ ایک مستند حوالہ کے طور پر پیش کری گے اور جدید دور کا لکھاری و مورخ ان کی علمی و تصنیفی خدمات کو سلام عقیدت و محبت پیش کیے بغیر نہیں رہ سکے گا۔
2. آپ کی تعلیمات کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ہر طالب کو اُس کے نفسیاتی معیار کے مطابق تعلیم دی اس لئے آپ کی شخصیت ہر خاص وعام میں یکساں مقبول ہے۔

3. آپ ایک بہترین مدرس ومربی ہیں کیونکہ ایک استاد انسان کی شخصیت پر بہت گہرا اثر ڈالتا ہے اور یہی اثر اُسے معاشرے میں بہتر انسان کے طور پر زندگی گزارنے میں مدد دیتا ہے۔
4. خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ نے اپنی تصانیف میں عصری، تدریسی، ملی اور دینی مسائل پر مدلل اور تفصیلی بحث کی ہے جس کے نتیجے میں دور حاضر کے بہت سے مسائل اور الجھنیں دور ہو گئیں ہیں۔
5. آپ کی تصانیف عصرِ حاضر میں منفرد و ممتاز حیثیت رکھتیں ہیں جن میں مرعوبیت کا سلوب و انداز نہیں۔
6. خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ نے نہ صرف مدارس کو طلباء کو مستفید کیا بلکہ سکول اور کالجز کے طلباء بھی آپ سے مستفید ہوئے تھے

۔

سفارشات

1. خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ کی شخصیت پر تحقیقی کام کرنے کے بعد پتہ چلا کہ آپ کی شخصیت بہت سی خصوصیات کی حامل ہے۔ آپ ایک عظیم محقق، بہترین استاد اور اچھے عالم ہیں آپ کے شخصی محاسن بھی بے شمار ہیں آپ کی ساری زندگی اس پُر فتن دور میں بھی مثبت سرگرمیوں سے بھری ہوئی ہے۔
2. قلم و قرطاس سے آپ کا گہرا تعلق ہے۔ آپ نے متعدد موضوعات پر قلم اُٹھایا ہے علمی و تحقیقی میدان میں آپ کی جو خدمات ہیں اُن پر بہت سا کام کرنے کی گنجائش ہے۔
3. خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ کی تمام تر کتب کا نا صرف دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم کیئے جائیں بلکہ علاقائی زبانوں میں ان کے تراجم کی اہم ضرورت ہے۔
4. آپ کی تمام تصانیف آپ کی علمی و فکری اور تحقیقی واجتہادی صلاحیتوں کی آئینہ دار ہیں۔ جن میں بیش بہا موضوعات کا خزانہ پوشیدہ ہے آپ کے حوالہ سے یہ پہلا کام ہے اور کام بھی ہونے چاہئیں اس مقصد کے لئے ضروری اقدامات اُٹھانے چاہئیں۔
5. پاکستان کی تمام جامعات میں ایم-اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ صاحب کی علمی و دینی خدمات کے عنوانات پر تحقیقی مقالہ جات لکھوائے جائیں۔
6. خواجہ محمد اکرم شاہ جمالیؒ کی ان خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے اُن کی کتب کے موضوعات پر سیمینار اور کانفرنسز کا انعقاد کرنا چاہیئے جس میں ان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو خاص طور پر مدعو کیا جائے۔